حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کی

شخصیت، تعارف، معمولات

اور

۲۲ رجب المرجب

میں

کونڈوں کی نیاز کا شرعی حکم

حسب خواہش

سید ظفر مجیب مداری

ولی عہد: خانقاہ مداریہ مکن پور شریف

از قلم

مفتی شاہ ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

زیر اہتمام

المدار اکیڈمی

دار النور، مکن پور شریف کانپور نگر (یوپی) پن: 209202

+91-9838360930

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کی
شخصیت، تعارف، معمولات
اور

۲۲ رجب المرجب

میں

کونڈوں کی نیاز کا شرعی حکم

حسب خواہش

سید ظفر مجیب مداری
ولی عہد: خانقاہ مداریہ مکن پور شریف

از قلم

مفتی شاہ ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

زیر اہتمام
الـمـدار اکیڈمی
دار النور مکن پور شریف
کانپور نگر (یوپی) پن: 209202

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شخصیت، تعارف معمولات (اور)
۲۲/رجب میں کونڈوں کی نیاز کا شرعی حکم

تالیف : مفتی ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

سن اشاعت : ۲۰۲۴ء

بار اول : ۱۰۰۰

ہدیہ :

فارمیٹنگ : مصباحی ٹائپ

ناشر : المدار اکیڈمی، مکنپور شریف

طباعت : مدار آفسیٹ انشاء پرنٹرس کانپور نگر

ملنے کے پتے

- المدار اکیڈمی، مکن پور شریف
- مدار بکڈپو، مکن پور شریف، کانپور نگر

contact: 9793347086

فہرست مشمولات

تاثر گرامی ۶
کلمات تبریک ۹
حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ.......................... ۱۱
شخصیت، تعارف، معمولات ۱۱
آپکا نسب نامہ ۱۱
ننھیالی رشتہ ۱۲
حلیہ شریف ۱۳
آپ کے فضائل و شمائل ۱۳
ممبر سلونی کے مالک ۱۳
ممبر سلونی کے وارث ۱۴
روایات احادیث ۱۵
سب سے بڑا فقیہ ۱۵
ثقاہت بے مثال ۱۵
اماموں کے استاذ ۱۶
فضائل امام جعفر الصادق ۱۷
علوم سے آراستہ امام ۱۸
ہر علوم کے جامع ۱۹
سچ اور حق بولنے والے ۱۹
شان امام جعفر الصادق ۱۹

امام جعفر صادق کے فضائل نا قابل بیان ۲۰
بے شمار فضائل ۲۰
صاحب علم لدنی ۲۱
بے شمار محدثین کے استاذ ۲۱
صادقین کے صادق ۲۲
مزید کچھ اور مشاہر کے فرمودات ۲۲
عظیم الشان امام جعفر صادق اماموں کے امام ۲۳
بیان سے زیادہ فضیلت والے امام ۲۴
مستجاب الدعوات امام ۲۵
ہر اچھائی سے احسن امام ۲۵
امام جعفر صادق تمام علوم کے جامع ۲۷
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں ۲۷
حضور مدار پاک کے مرشد بایزید البسطامی امام جعفر صادق کی خدمت میں .. ۲۹
تصانیف ۲۹
کرامات ۲۹
مزید مکاشفات و کرامات ۳۱
آپ کی اولاد امجاد ۳۳
خلفائے کرام ۳۳
مزار مقدس ۳۳
۲۲/ رجب کے کونڈے کی حقیقت کچھ اس طرح ہے ۳٤
مفتی اعظم اور دار الافتاء بریلی شریف کا فتویٰ ۳۵

مولانا اختر رضا خان بریلوی تاج الشریعہ کا فتوی ۳۷
۲۲ رجب کی فاتحہ سے اَڑی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ہے ۳۸
خاندان اعلیٰ حضرت کا معمول ۳۸
۲۲ ر رجب المرجب میں ہی نیاز کرنا معمول اہلسنت والجماعت ہے ۳۹
وہ علمائے اہلسنت و محدثین کرام جن کے یہاں ۲۲ ر رجب کو امام کا نیاز ہوتا ہے ۴۱
ان مولویوں کے نام جو امام کی نیاز کی تاریخ ۲۲ ر رجب سے گریز کرتے ہیں ... ۴۱
حضرت معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کی تاریخ وصال ٤٥
۲۲/ **رجب بہت مختلف فیہ ہے** ٤٥
۲۲ ر رجب المرجب میں سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز کی حقیقت ۴۶
۱۱ ر رہویں شریف ۱۱ ر گیارہ ربیع الآخر اور کونڈے کی نیاز و فاتحہ ۲۲ ر رجب کو ہی کریں ۴۸
طریقۂ فاتحہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٥٠

❑❑❑

تاثر گرامی

از: وارث تخت دربار مداریہ صدر المشائخ سید محمد مجیب الباقی مداری

صدر سجادہ نشین خانقاہ مداریہ مکنپور شریف ضلع کانپور

کسی بھی شخصیت کا تعارف و تشخص کو ضبط تحریر میں لانا ایک مشکل ترین کام ہے جس میں کبھی کبھی سالوں کی محنت بروئے کار لائی جاتی ہے اسوقت میرے سامنے امام المحدثین منبع العلوم والفنون باب مدینہ العلم کے علوم ظاہری و باطنی کا سرچشمہ ، یادگار امام باقر وزین العابدین علیھم السلام سیدنا وسندنا مرشدنا امام جعفر الصادق علیہ السلام کی سیرت مبارکہ پر تحقیقی رسالہ اور انکا تعارف ہے۔

اس میں آپکے شاگردوں کی تعداد اور انکی فقاہت وثقاہت انکی خدمات فقہ وحدیث پر ایسی محققانہ انداز میں خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اور ایسے پہلوؤں کو اظہر من الشمس کیا گیا جو بسیار تجسس و تفحص کے بعد بھی ملنا مشکل ہوتا ہے ماشاء اللہ وہ سب اس رسالے میں بآسانی دستیاب ہیں۔

انکی جلالت علمی، اور فضل و کمال، انکی سخاوت و ریاضت، اور صبر و قناعت، انکا زہد و ورع، اور ان کا تعلق باللہ، انکا اخلاق حسنہ اور تفقہ فی الدین، انکا مجاہدہ فی النفس اور علما پروری۔

یہ سب آپکے وہ درخشندہ پہلوئے حیات ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں بدرجہ اتم و باکمال نظر آتے ہیں۔ آپکی حیات مستطاب میں کتنے اہل اللہ و صاحبان علوم و فنون گم نظر آتے ہیں۔

اس تالیف کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کرام پر بائیس رجب المرجب کے کونڈے کی نیاز کا مسئلہ اور ایصال ثواب کا مسئلہ کھل کر سامنے آجائے۔

اسوقت کچھ تحریک و تنظیم کے بانیان پوری شدومد کے ساتھ ۲۲/ رجب کے کونڈوں کی نیاز پر زہر افشانی کررہے ہیں، اور بزرگوں کی روایات قدیمہ کو بدلنے کی سعی ناکام کررہے ہیں۔ جس پر تواتر و تسلسل سے ہزاروں علما وصوفیاء و سادات اہلبیت کرام اور اولیائے کرام کی خانقاہیں صدیوں سے عمل پیرا رہی ہیں۔ لیکن کچھ لوگ اس روش وعادت و معمولات اہل سنت کو تبدیل و ترمیم کرنے کے لیے اہلسنت والجماعت کے بھیس میں چھپ کر نہ جانے کتنے عوام اہلسنت کو ورغلانے اور گمراہ کرنے کی کوششیں کررہے ہیں۔

تو اس تکلیف دہ حالت میں سادات کرام اور علمائے حق پر واجب ہے کہ صحیح سمت اور نظریات کا تعین کریں، اور اہلسنت والجماعت کو ایسے دروغ گو اسپیکرس اور ان کے فاسد عقائد کی اصل صورت سے متنبہ کریں اور عوام میں پھیلی بے یقینی کی صورت کو دور کرکے اسلاف کے طریقوں اور معتقدات کو واضح کریں۔

محب گرامی حضرت مفتی ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری نے اتنے

شاندار اور دلائل و براہین سے مزین رسالہ بابت "۲۲؍رجب کے کونڈے کی نیاز اور فضائل امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ" لکھ کر اہل سنت والجماعت اور جملہ سادات کرام کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچائی ہے۔

میں ان کے اس کارنامے سے بیحد خوش ہوں اور ان کی صحت عافیت اور تندرستی کے لیئے اپنے جد کریم حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت ورحمت کے صدقے میں اہلسنت والجماعت کے اس سپوت قلمکار اور ہمارے عزیز دوست کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ان کی اس کوشش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے آمین۔ ؏

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

فقط والسلام

فقیر مداری ابو ظفر سید محمد مجیب الباقی مداری

مورخہ ۱۹؍رجب المرجب ۱۴۴۵ ہجری

❑❑❑

کلمات تبریک

از قلم: خانوادہ ارغونیہ مداریہ اور مرکزی خانقاہ مداریہ فیصل آباد پاکستان کے ولی عہد
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت سید ڈاکٹر زمان الرحمٰن ارغونی مداری

جماعت اہلسنت والجماعت کے وہ بنیادی عقائد و نظریات جن پر صدیوں سے عوام وخواص کا عمل رہا ہے وہ مسلم الثبوت سند اور معتبر روایات کا درجہ رکھتے ہیں، اس لیے کہ ان پر صدیوں سے سلف صالحین کا عمل و شغل رہا ہے۔

اولیاء اللہ کے اعراس ہوں یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ وفات وولادت ان سب کو منانا اور اظہار مسرت کرنا جائز و درست ہے۔

پھر جیسے جیسے حالات بدلتے رہے نت نئے اختلافات پیدا ہوتے چلے گئے آمدم بر سرے مطلب حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کے کونڈے جو زمانہ قدیم سے ۲۲؍ رجب المرجب کو مروج ہیں اور ہندوپاک کے مشہور ترین علماء اہلسنت والجماعت اور صوفی خانقاہوں میں اس تاریخ کی نذر و نیاز بھی سلفا و خلفا رائج و معمول میں ہے لہذا عوام اہلسنت بھی اس تاریخ کو کونڈے کی نیاز کرتی رہی اور کسی وہابی دیوبندی فکر کی من مانی و من گھڑت باتوں سے بیزار رہی۔

اسی طرح کچھ لوگ سنیت میں اپنی ظاہری وضع و قطع کو شعار سنیت بتلاکر

لوگوں کو معمولات اہلسنت سے برگشتہ کرنے کی مہم چلارہے ہیں اوراس سطحی فہم وادراک کو لبادہ سنیت میں لپیٹ کر اور مسلک اعلیٰ حضرت کی دہائی دے کر عطاری چینل پر عام وتام کررہے ہیں اور اپنی توانائی کو غلط پلیٹ فارم پر صرف کررہے ہیں۔ جبکہ انکو ایسے مواقع پر صحیح رہنمائی اوراچھی قیادت کرنی چاہیے جس سے انکا چہرہ بے غبار ہو جائے۔

ان وجوہات سے فی زمانناایسی سورش زدہ تحریکات کا علماء حق سختی سے بائیکاٹ کرنے لگے ہیں تاکہ ابھرتے ہوئے ان فتنوں سے عوام وخواص کو محفوظ رکھیں۔

❑❑❑

حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شخصیت، تعارف، معمولات

حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں ہے۔

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت، فقہ، حدیث اور علوم قرآن و معارف کے ثقہ امام اور ہزاروں محدثین کے استاذ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھی استاذ تھے آپ ہر قسم کے علوم و فنون میں ماہر و کامل اور اکمل تھے۔

آپ سلسلۂ امامت کی چھٹی کڑی اور حضور سیدنا امام سید محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور آپ کے علوم معارف کے وارث و امین اور سجادہ نشین تھے۔

آپکا نسب نامہ

آپ کا سلسلۂ نسب تین واسطوں سے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیھا سے مل جاتا ہے۔

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل ہے اور لقب صادق زیادہ مشہور و مقبول ہے۔

آپ حضور سیدنا سید السادات امام محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا وسلام اللہ علیہ کے صاحب زادے ہیں۔ اور حضور سیدنا امام زین العابدین ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے ہیں اور حضور سیدنا امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پرپوتے ہیں۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ''جعفر بن امام محمد الباقر بن امام علي زين العابدين ابن الشهيد بكربلاء الامام الحسين بن علي بن أبي طالب كرم الله وجهه الكريم"

ننھیالی رشتہ

آپ کا ننھیال رشتہ اور نسب حضرت سیدنا امیر المومنین ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

کیونکہ آپ کی والدہ حضرت فروہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم ابن محمد ابن ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں اور آپ کی نانی سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں، جن کا نام نامی واسم گرامی بی بی اسماء بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے، اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شفاعت کی جتنی امید ہے بالکل اتنی ہی امید حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شفاعت ملنے کی ہے، کیونکہ انہوں نے مجھے دو دفعہ جنا ہے، یعنی دو واسطوں سے وہ میرے نانا ہیں۔

آپ کی پیدائش سن ۸۰/ ہجری میں ۱۷/ ربیع الاول اور بروایتے دیگر ۸/ رمضان المبارک کو مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوئی اور آپ کی شہادت سن ۱۴۸ ہجری میں ۱۵/ رجب المرجب یا ۲۴/ یا ۲۵/ شوال المکرم

۱۴۸ہجری مطابق ۷۶۵ عیسوی ابو جعفر المنصور ابن ابو العباس السفاح کے عہد میں بروز جمعہ ہوئی۔ آپکو زہر دے کر شہید کیا گیا۔ جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔

حلیہ شریف

چونکہ آپ امام حسین علیہ السلام کے پوتے اور سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے اسلیئے حلیہ شریف میں دونوں کا امتزاج دکھتا تھا مگر خون رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا رنگ کچھ زیادہ ہی شوخ تھا۔ آپ بڑے حسین و جمیل اور نہایت شکیل بھی تھے، قد مبارک موزوں و مناسب تھا پیشانی کشادہ، ناک لمبی اور آنکھیں پر جلال تھیں حسن سراپا پر جمال مصطفوی کا انعکاس تھا۔ ہیبت، شجاعت اور مروت ورثہ میں ملی تھیں۔

آپ کے فضائل و شمائل

حافظ ذہبی آپ کے بارے میں تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ میں نے جعفر ابن محمد (رضوان اللہ تعالیٰ علیہما) سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔

ممبر سلونی کے مالک

تذکرۃ الحفاظ = طبقات الحفاظ للذہبی (۱/ ۱۲۵) میں علامہ ذھبی کہتے ہیں:

جعفر بن محمد بن علي ابن الشهيد الحسين بن علي بن أبي طالب الهاشمي الإمام أبو عبد الله العلوي المدني الصادق: أحد السادة الأعلام وابن بنت القاسم بن محمد وأم أمه هي أسماء بنت عبد الرحمن بن أبي بكر فلذلك كان يقول: ولدني أبو بكر الصديق مرتين.

حدث عن جده القاسم وعن أبيه أبي جعفر الباقر وعبيد الله بن أبي رافع وعروة بن الزبير وعطاء ونافع وعدة وعنه مالك والسفيانان وحاتم بن إسماعيل ويحيى القطان وأبو عاصم النبيل وخلق كثير قيل مولده سنة ثمانين فالظاهر أنه رأى سهل بن سعد الساعدي وثقه الشافعي ويحيى بن معين. وعن أبي حنيفة قال: ما رأيت أفقه من جعفر بن محمد وقال أبو حاتم: ثقة لا يسئل عن مثله. وعن صالح بن أبي الأسود: سمعت جعفر بن محمد يقول: سلوني قبل أن تفقدوني؛ فإنه لا يحدثكم أحد بعدي بمثل حديثي. وقال هياج بن بسطام: كان جعفر الصادق يطعم حتى لا يبقى لعياله شيء.

قلت: مناقب هذا السيد جمة ومن أحسنها رواية حفص بن غياث أنه سمعه يقول: ما أرجو من شفاعة علي شيئا إلا وأنا أرجو من شفاعة أبي بكر مثله لقد ولدني مرتين. توفي سنة ثمان وأربعين ومائة فقط والله اعلم.

ممبر سلونی کے وارث

حضرت امام جعفر ابن محمد ابن علی ابن علی ابن الشہید الحسین ابن علی ابن ابی طالب الہاشمی العلوی المدنی الصادق آپ عظیم سادات کرام میں سے ہیں۔اور آپ حضرت قاسم بن محمد ابن ابو بکر صدیق کی بیٹی کے بھی شہزادے ہیں۔اور ان کی

نانی بی بی اسماء بنت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اسی لیئے حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے مجھے حضرت ابو بکر صدیق نے دو مرتبہ جنا۔

روایات احادیث

آپنے اپنے نانا قاسم سے اور اپنے بابا ابو جعفر محمد الباقر سے اور عبید اللہ بن ابی رافع اور عروہ بن زبیر اور عطا و نافع وغیرہ محدثین سے روایت فرمائی اور آپ سے بہت سارے محدثین خلق کثیر نے روایتیں فرمائی مثلا امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور محدث حاتم بن اسماعیل اور یحییٰ قطان اور ابو عاصم النبیل اور دیگر خلق کثیر نے روایت کی۔

کہا گیا کہ آپ کی پیدائش اسی ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے سہل ابن سعد الساعدی صحابی کو دیکھا ہے۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی غرضیکہ آپ کے تابعی ہونے میں کوئی شک نہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپ کی توثیق فرمائی اور یحییٰ بن معین نے بھی۔

سب سے بڑا فقیہ

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ما رآیت افقہ من جعفر ابن محمد یعنی میں نے امام جعفر ابن محمد سے زیادہ کسی کو بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

ثقاہت بے مثال

اور ابو حاتم نے کہا کہ آپ کی ثقاہت بے مثال ہے اور صالح بن ابو الاسود نے کہا میں نے جعفر ابن محمد سے سنا وہ کہتے ہیں "سلونی قبل ان تفقدونی"

یعنی پوچھ لو مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے اٹھالیا جاوں۔ اس لیے کہ بلاشبہ کوئی بھی میرے بعد ایسی حدیثیں میری طرح تم سے نہیں بیان کر پائے گا۔

اور ھیاج ابن بسطام کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق لوگوں میں اتنا کھانا بانٹتے تھے کہ ان کے اہل وعیال کے لیے کچھ نہیں بچتا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ اس سید امام صادق (علیہ السلام) کے مناقب اور قدر و منزلت بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے سب سے حسین منقبت حفص ابن غیاث کی روایت ہے انہوں نے سنا آپ فرماتے ہیں: "ما ارجو من شفاعة علی شیئاًالا و انا ارجو من شفاعة ابی بکر مثله" یعنی مجھے جتنی امید میرے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شفاعت کی امید ہے اتنی ہی میرے نانا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفاعت کی امید ہے انہوں نے مجھے دو مرتبہ جنا۔ آپ کا وصال ۱۴۸ر ہجری میں ہوا۔

ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ نحوی متوفی ۲۵۰ ہجری کہتے ہیں: کہ حضرت امام جعفر صادق وہ ہیں جن کے علم اور فقہ نے دنیا کو علم و فقہ سے لبریز کر دیا۔

اماموں کے استاذ

قال: ابوعثمان عمرو بن بحر جاحظ (ت : ۲۵۰ھ. ق.) وجعفر بن محمّد الّذی ملأ الدنیا علمه وفقهه. ویقال: انّ اباحنیفة من تلامذته وکذلک سفیان الثوری.

یعنی حضرت جعفر بن محمد وہ شخصیت ہیں جن کا علم اور فقہ پوری دنیا پر چھایا ہوا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے شاگرد تھے۔

حضور امام جعفر الصادق تحقیق سے بے نیاز تھے چنانچہ محمد بن ادریس، ابو حاتم رازی (ت: ۲۷۷ھ.ق.) انہوں نے امام صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے متعلق کہا ہے:

جعفر بن محمد ثقة لا يسال عن مثله.

یعنی امام جعفر بن محمد ثقہ ہیں اور یہ تحقیق سے بے نیاز ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و فضل کا چرچا ہر جگہ ہے۔ چنانچہ محمد بن حبان بن احمد، ابو حاتم تمیمی بستی (ت: ۳۵۴ھ.ق.) کہتے ہیں:

فضائل امام جعفر الصادق

جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضی الله عنه) كنيته ابو عبدالله، يروى عن ابيه، و كان من سادات اهل البيت فقها و علما و فضلا. روى عنه الثوری و مالك و شعبة و الناس.

حضرت امام جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (رضوان اللہ علیہم) کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، یہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ سادات اہل بیت سے فقیہ، عالم اور فاضل ہیں۔ ثوری، مالک، شعبہ اور تمام لوگ ان سے روایت نقل کرتے ہیں۔

آپ ثقات الناس ہیں، چنانچہ عبد اللہ بن عدی جرجانی (ت: ۳۶۵ھ.ق.) فرماتے ہیں:

وجعفر من ثقات الناس كما قال يحيى بن معين.

جعفر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمام لوگوں میں ثقہ تھے، جیسا کہ یحییٰ

بن معین نے کہا ہے۔

امام جعفر صادق اپنے ردیف ائمہ میں سب سے زیادہ عیاں تھے۔ ابو عبد الرحمن سلمی (ت:۴۱۲ھ.ق.) نے کتاب "طبقات مشائخ الصوفیہ" میں کہا ہے:

جعفر الصادق فاق جميع اقرانه من اهل البيت و هو ذو علم غزير فی الدين و زهد بالغ فی الدنيا و ورع تام عن الشهوات و ادب كامل فی الحكمة.

جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہل بیت کی اپنی ردیف میں سب سے زیادہ عیاں تھے، ان کے پاس دین کا بہت زیادہ علم، دنیا میں بہت زیادہ زہد و تقوی اور حکمت میں کامل ادب تھا۔

علوم سے آراستہ امام

ابو الفتح محمد بن عبد الکریم شہرستانی (ت:۵۴۸ھ.ق.) کہتے ہیں:

جعفر بن محمّد الصادق هو ذو علم غزير وادب كامل فی الحكمة وزهد فی الدنيا وورع تام عن الشهوات وقد اقام بالمدينة مدة يفيد الشيعة المنتمين إليه ويفيض على الموالين له اسرار العلوم...

حضرت امام جعفر صادق کے پاس دین کا بہت زیادہ علم، دنیا میں بہت زیادہ زہد و تقوی اور حکمت میں کامل ادب تھا۔ یہ ایک مدت تک مدینہ میں رہے اور اپنے متبعین کو علم پہنچاتے رہے اور اپنے چاہنے والوں کو علوم کے اسرار آگاہ کرتے رہے۔

ہر علوم کے جامع

جمال الدین ابوالفرج ابن جوزی (ت: ۵۹۷ ھ.ق.) انہوں نے ۱۴۸/ ہجری کے واقعات میں لکھا ہے:

جعفر بن محمّد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ابوعبدالله جعفر الصادق... کان عالماً زاهداً عابداً...

حضرت امام جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ابو عبد اللہ، جعفر صادق...عالم، زاہد اور عابد شخص تھے۔

سچ اور حق بولنے والے

ابو سعد عبد الکریم سمعانی (ت: ۵۶۲ ھ.ق.) کہتے ہیں:

لقب لجعفر الصادق، لصدقه فی مقاله

حضرت امام جعفر صادق کو۔ ان کو اپنے اقوال میں صادق ہونے کی وجہ سے صادق کہا گیا۔

ابن اثیر جزری (ت: ۶۳۰ ھ.ق.) فرماتے ہیں:

لقب به لصدقه فی مقاله و فعاله ... و مناقبه مشهورة

امام جعفر صادق کو گفتار اور کردار میں صادق ہونے کی وجہ سے صادق کہا گیا... ان کے فضائل و مناقب بہت زیادہ مشہور ہیں۔

شان امام جعفر الصادق

محمد بن طلحہ شافعی (ت: ۶۵۲ ھ.ق.) کہتے ہیں:

هو من عظماء اهل البیت وساداتهم (علیهم السلام)

ذو علوم جمّة وعبادة موفّرة، واوراد متواصلة وزهادة بيّنة، وتلاوة كثيرة. يتتبع معانی القرآن ويستخرج من بحر جواهره ويستنتج عجائبه...

جعفر بن محمد (علیہ السلام) کا شمار اہل بیت اور سادات کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔ ان کے پاس بہت زیادہ علم تھا اور وہ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے، ان کا تقوی اور تلاوت بہت زیادہ مشہور ہے، انہوں نے قرآن کے معانی کو تلاش کیا ہے اور اپنے جواہرات کے دریا سے استخراج کرتے تھے اور اس کے عجائب کا استنتاج کرتے تھے...

امام جعفر صادق کے فضائل ناقابل بیان

ابو العباس احمد بن محمد بن ابراھیم بن ابو بکر بن خلکان (ت: ۶۸۱ ھ.ق.) کہتے ہیں:

و كان من سادات اهل البيت. ولقّب بالصادق لصدقه فی مقالته. وفضله اشهر من ان يذكر.

وہ اہل بیت کے سادات سے تعلق رکھتے تھے، ان کو ان کے اقوال میں صادق ہونے کی وجہ سے صادق کہا گیا اور ان کی فضیلت اس قدر زیادہ ہیں جن کو بیان کیا جائے...

بے شمار فضائل

ابن صباغ مالکی (ت: ۸۵۵ ھ.ق.) کہتے ہیں:

كان جعفر الصادق من بين اخوته خليفة ابيه ووصيّه والقائم من بعده... وصّى إليه ابو جعفر

بالامامة وغيرها وصية ظاهرة ونصّ عليه نصـًا جليـًا...
وامّا مناقبه فتكاد تفوت من عدّ الحاسب.

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تمام بھائیوں میں اپنے والد کے جانشین، وصی اور قائم مقام تھے... امام محمد باقر (علیہ السلام) نے ظاہری طور پر امام صادق کی امامت کا اعلان کیا اور ان کو تمام چیزوں کی وصیت کی ... ان کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ شمار کرنے والے شمار نہیں کر سکتے۔

صاحب علم لدنی

عبد الرحمن بن محمد حنفی بسطامی (ت:۸۵۸ھ.ق.) فرماتے ہیں:

جعفر بن محمّد ازدحم على بابه العلماء واقتبس من مشكاة انواره الأصفياء، وكان يتكلّم بغوامض الأسرار وعلوم الحقيقة وهو ابن سبع سنين.

حضور امام جعفر بن محمد وہ شخص ہیں جن کے دروازہ پر علماء ازدحام کرتے تھے اور امت کے منتخب افراد ان کے انوار کے چراغ سے استفادہ کرتے تھے، جس وقت ان کی عمر سات سال کی تھی تو آپ پوشیدہ اسرار اور علوم حقیقی کو بیان کرتے تھے۔

بے شمار محدثین کے استاذ

احمد بن عبد اللہ خزرجی (ت:۹۲۳ھ.ق.) فرماتے ہیں:

جعفر بن محمّد بن علىّ بن الحسين بن علىّ بن ابى طالب الهاشمى ابوعبدالله، احد الأعلام... حدّث

عنه خلق كثير لا يحصون...

حضرت امام جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی، ابو عبد اللہ کا شمار امت کے بزرگ افراد میں ہوتا ہے، آپ سے اس قدر لوگوں نے حدیث کو نقل کیا ہے جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا...

صادقین کے صادق

شمس الدین محمد بن طولون (ت: ۹۵۳ھ.ق.) کہتے ہیں:

كان من سادات اهل البيت و لقب بالصادق لصدقه فی مقالته و فضله اشهر من ان يذكر .

آپ کا شمار سادات اہل بیت میں ہوتا ہے، آپ کو گفتار و کردار میں صادق ہونے کی وجہ سے صادق کے لقب سے نوازا گیا، آپ کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔

احمد بن حجر ہیتمی (ت: ۹۷۴ھ.ق) کتنی خوبصورتی سے فرماتے ہیں:

و نقل عنه الناس من العلوم ما سارت به الركبان و انتشر صيته فی جميع البلدان.

آپ سے اس قدر علم نقل ہوا کہ لوگ فوج در فوج آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کا مقام و منزلت پورے ملک پر چھا گیا۔

مزید کچھ اور مشاہیر کے فرمودات

علمائے اہلسنت کے نزدیک حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ اظہر من الشمس ہے۔

حضور امام الاسلام و المسلمین اعلم علماء العالمین سیدنا امام جعفر صادق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ و مقام کے بارے میں ان حضرات علمائے اسلام کے بڑے بڑے اقوال پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں ناچیز ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری چاہتاہے کہ ان کی شان اور جگ ظاہر ہوجائے۔ یہاں میں کچھ مزید شہادات جو علماء اہلسنت والجماعت کی طرف سے آپ کی شان میں وارد ہوئی ہیں وہ آثار و اقوال ہدیۂ ناظرین کررہاہوں۔

عظیم الشان امام جعفر صادق اماموں کے امام

علامہ ذہبی ایک روایت کے ضمن میں رقمطراز ہیں:

قال الذهبي في معرض حديثه عن الإمام الصادق:
"جعفر بن محمّد بن علي بن الحسين الهاشمي أبو عبد اللّه أحد الأئمة الأعلام برّ صادق كبير الشأن وليس هو بالمكثر إلا عن أبيه، وكان من جلَّة علماء المدينة، وحدَّث عنه جماعة من الأئمة، منهم أبو حنيفة ومالك وغيرهما."

یعنی امام جعفر الصادق ہاشمی ائمہ اعلام میں سے ہیں۔ آپ بہت نیک، سچے اور کبیر الشان امام ہیں زیادہ تر احادیث اپنے والد محترم حضرت امام باقر سے روایت کرتے ہیں آپ علمائے مدینہ منورہ میں جلیل القدر ہیں۔ اماموں کی ایک جماعت نے آپ سے احادیث روایت فرمائی ہے جیسے امام ابوحنیفہ اور امام مالک وغیرہم۔

علامہ نووی کہتے ہیں:

وقال النووي: "روى عنه محمّد بن إسحق، ويحيى

الأنصاري، ومالك، والسفيانان، وابن جريج، وشعبة، ويحيى القطّان، وآخرون، واتفقوا على إمامته وجلالته وسيادته، قال عمرو بن أبي المقدام: كنت إذا نظرت إلى جعفر بن محمّد علمت أنه من سلالة النبيّين."

آپ سے محمد بن اسحٰق اور یحییٰ انصاری اور امام مالک اور سفیان بن عیینہ اور سفیان بن ثوری شعبہ اور یحییٰ القطان وغیرہ بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے آپ کی امامت جلالت اور سیادت پر سب کا اتفاق ہے عمرو ابن المقدام کہتے ہیں میں جب انہیں دیکھتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ میں انبیاء کرام کی اولاد کو دیکھ رہاہوں۔

بیان سے زیادہ فضیلت والے امام

ابن خلکان کہتے ہیں:

وقال ابن خلكان: "أحد الأئمة الإثني عشر على مذهب الإماميّة، وكان من سادات أهل البيت، ولقّب بالصادق لصدقه في مقالته، وفضله أشهر من أن يذكر."

امام جعفر صادق بارہ اماموں میں سے ایک ہیں امامیہ کے مذہب کے مطابق، آپ سادات اہل بیت میں سے ہیں صادق کہے جانے کی وجہ مقال میں آپ کی صداقت ہے آپ کی فضیلت اتنی مشہور ہے کہ اسے بیان نہی کیا جاسکتا ہے۔

شبلنجی کہتے ہیں آپ کی فضیلت اور مناقب اتنے زیادہ ہیں کہ شمار نہیں کئے جاسکتے:

وقال الشبلنجي:«ومناقبه كثيرة تكاد تفوت حدّ الحاسب، ويحار في أنواعها فهم اليقظ الكاتب».

وقال محمد الصبان: «وأمّا جعفر الصادق فكان إِماماً نبيلاً. وقال: وكان مُجاب الدعوة إِذا سأل اللّه شيئاً لا يتمّ قوله إِلا وهو بين يديه»

مستجاب الدعوات امام

اور محمد الصبان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق امام نبیل تھے آپ مستجاب الدعوات تھے آپ جب کوئی دعا رب تعالیٰ سے کرتے آپ کی دعا ختم نہیں ہو پاتی کہ مراد سامنے آجاتی۔

ہر اچھائی سے احسن امام

سبط ابنِ الجوزی کہتے ہیں علمائے سیر کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق طلب ریاست کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوگئے۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت امام کے مکارم اخلاق کے بارے میں زمخشری نے اپنی کتاب ربیع الابرار میں شقرانی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ مولیٰ تھے ایک روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ تقسیم کے لئے کچھ خاص عطیات نکالے گئے منصور کے زمانے میں، کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی سفارشی نہیں تھا میں دروازے پر متحیر کھڑا تھا کہ اسی دوران اچانک حضرت امام جعفر الصادق تشریف لے آئے، تو ان سے میں نے اپنی حاجت بیان کی، پس وہ گئے اور آئے اور مجھے دینے کے لئے ان کا عطیہ ان کی آستین میں تھا، جو انھوں نے مجھے عطا فرما دیا اور بیان کیا کہ بیشک حسن یعنی نیک کام ہر ایک کی جانب سے حسن اور اچھا ہے اور تم جیسے پر ہو تو اور زیادہ احسن

ہے۔ اور قبیح یعنی برائی ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک کی طرف سے قبیح ہے اور تمہاری طرف سے ہو تو وہ اور زیادہ اقبح ہے۔۔اور ان سے حضرت امام جعفر صادق نے اس لئے ایسا فرمایا کہ شقراوی شراب نوشی کرتا تھا تو یہ امام جعفر صادق کے مکارم اخلاق میں تھا کہ آپ نے اس کی حاجت روائی فرمائی اس کے حالات کے جاننے کے باوجود اور بطور تعریض اس کو نصیحت کی۔یہ آپ کے مکارم اخلاق کی بات تھی کہ آپ نے اس کے ساتھ کشادہ دلی سے کام لے کر اس کی حاجت روائی فرمائی اس کے حالات پر واقفیت کے باوجود۔ اور اس کو تعریض کے طریقے سے نصیحت کی اور یہ انبیاء کرام کے اخلاق سے ہے۔

سبط ابن الجوزي کی اصل عبارت اس طرح ہے:

وقال سبط ابن الجوزي: «قال علماء السير: قد اشتغل بالعبادة عن طلب الرئاسة» وقال: «ومن مكارم أخلاقه ما ذكره الزمخشري في كتابه ربيع الأبرار عن الشقراني مولى رسول اللّه ﷺ قال: خرج العطاء أيام المنصور ومالي شفيع، فوقفت على الباب متحيّراً وإِذا بجعفر بن محمّد قد أقبل فذكرت له حاجتي، فدخل وخرج وإذا بعطائي في كمّه فناولني إِيّاه، وقال: إِن الحَسَن من كلّ أحد حَسَن، وأنه منك أحسن؛ لمكانك منّا، وأن القبيح من كلّ أحد قبيح، وأنه منك أقبح؛ لمكانك منّا. وإِنما قال له جعفر ذلك؛ لأن الشقراني كان يشرب الشراب، فمن مكارم أخلاق جعفر أنه

رحّب به وقضى له حاجته مع علمه بحاله، ووعظه على وجه التعريض، وهذا من أخلاق الأنبياء».

امام جعفر صادق تمام علوم کے جامع

حضرت محمد طلحہ الشافعی المتوفی ۶۵۲ھ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظماء اہل بیت میں سے ہیں، تمام علوم کے جامع اور بہت زیادہ عبادت گزار اور ہمیشہ وظائف کرتے تھے۔

آپ زہد وتقوی والے اور قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت گزار تھے۔ قرآن کریم کے معانی کی تلاش وتتبع کرتے تھے اور اور اسکے بحر سے قرآنی جواہرات نکالتے تھے اور اس کے عجائب سے نتیجہ اخذ فرماتے تھے۔ انکی اصل عبارت یہ ہے:

قال الشيخ محمد بن طلحة الشافعي (ت ٦٥٢ هـ): «هو من عُظماء أهل البيت، ذو علوم جَمَّة، وعبادة موفورة، وأوراد متواصلة، وزهادة بيِّنة، وتلاوة كثيرة، يتتبع معاني القرآن الكريم، ويستخرج من بحره جواهره، ويستنتج عجائبه...»

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

امام مالک ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام المالک فرماتے ہیں کہ امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہی سنا اور نہ ہی کسی بشر کے قلب پر آپ سے کسی افضل کا خیال گزرا۔

آپ علم، فضل اور زہد و تقوی میں یگانۂ روز گار تھے۔ اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ علم، فضل اور پرہیز گاری میں کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ ہمیشہ یا تو روزہ دار ہوتے یا عبادت میں مشغول رہتے یا ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے۔ اور شہر کی عظیم الشان شخصیت آپ ہی ہوتے تھے، اور ان زاہدین میں جو اپنے رب کے خوف و خشیت میں رہتے ہیں ان میں آپ سب سے بڑے ہیں۔ آپ سے بہت سے محدثین نے احادیث اخذ کی ہیں۔ آپ مجالست میں عمدہ اور کثیر الفوائد تھے۔

قال مالك بن أنس إمام المالكية: «وما رأتْ عَينٌ، ولا سمعت أذنٌ، ولا خَطَر على قلب بشرٍ، أفضل من جعفر بن محمّد الصادق، علماً، وعِبادة، وَوَرَعاً»، ويقول في كلمة أخرى: «ما رأت عيني أفضل من جعفر بن محمّد فضلاً وعلماً وورعاً، وكان لا يخلو من إحدى ثلاث خصال: إمّا صائماً، وإمّا قائماً، وإمّا ذاكراً، وكان من عظماء البلاد، وأكابر الزهّاد الذين يخشون ربّهم، وكان كثير الحديث، طيب المجالسة، كثير الفوائد».

حضور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو لا السنتان لهلك النعمان.

یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں میرے جو دو سال گزرے اگر وہ مبارک دو سال مجھے نہ ملتے تو میں

ہلاک ہو جاتا۔

حضور مدار پاک کے مرشد بایزیدالبسطامی امام جعفر صادق کی خدمت میں

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مراتب عالیہ وولالیت حقہ حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے نتیجے ہیں۔ آپ بارگاہ امام عالی مقام حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سقائی کی خدمت پر مامور تھے ایک دن حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر نظر شفقت ڈال دی پھر کیا ہوا آپ کی نظر عنایت سے حضرت بایزید بسطامی اکابر اولیاء کے سر گروہ بنادئے گئے۔

تصانیف

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علوم ظاہر یعنی فقہ اور حدیث اور تاویل و تفسیر اصول و قواعد،،ریاضی ، فلکیات وارضیات اور خزائن زمیں وآسمان وغیرہ جملہ علوم و معارف کے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ تمام علوم باطنیہ کے بھی ماہر و کامل تھے۔ اور سارے علوم و معارف میں یکتا و بے نظیر تھے۔ کمال الدین دمیری حیاۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ ابن قتیبہ نے کتاب ادب الکاتب میں تحریر کیاہے کہ حضرت امام نے ایک کتاب بنام جفر خاص اہل بیت کی لئے تحریر فرمائی اس کی خصوصیت یہ ہے کہ قیام قیامت کے جملہ حاجات جو پیش ہوں گی ان تمام کو آپ نے تحریر فرمادیا۔

کرامات

آپ کی سب سے بڑی کرامات یہ ہیں کہ آپ نے جس جس پر نگاہ کرم ڈال

دی وہ اپنے اپنے فن کا امام بن گیا۔ امام موسیٰ کاظم، امام ابو حنیفہ، امام مالک امام سفیان ثوری امام سفیان بن عیینہ، اما یحیی القطان، امام ابن معین، جابر ابن حیان، امام بایزید البسطامی، وغیرہ۔

کتب سیر میں آپ کی کرامات بسیار مذکور ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے معدن معجزات و کرامات سے پیدا ہوئے تھے جن سے شان ولایت اور کرامات کا ظہور تو ہمہ دم ہوتے رہتا ہے۔ جس کے نانا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں جو کہ سراپا صداقت و کرامت ہیں اور جنکے بابا مولائے کائنات ہوں جو بفحوائے "من کنت مو لاہ فعلی مو لاہ" اولیائے جہان کے سردار ہیں اس خاندان کی مکاشفات و کرامات میں بال برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمد ابن حجر شافعی الہیتمی والمکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صواعق محرقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

منصور نے جب حج کیا تو آپکی چغلی کی گئی۔ جب چغلخور گواہی کے لئے آیا تو آپ نے اسے فرمایا کیا تو حلف اٹھاتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اور اس نے حلف اٹھایا۔ آپ نے کہا اس بات پر امیر المومنین اس کو حلف دیجئے۔ اس نے اسے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قوت سے بیزار ہو کر اپنی قوت کی پناہ میں آتا ہوں کہ جعفر نے اس طرح کیا اور کہا ہے۔ تو وہ آدمی ایسا کہنے سے رک گیا پھر اس نے حلف اٹھایا۔ ابھی اس نے بات ختم نہ کی تھی کہ وہیں مر گیا تو امیر المومنین نے حضرت جعفر طیار سے کہا آپ ظلم سے قتل نہیں ہوں گے پھر آپ واپس ہوئے تو ربیع آپ کو اچھے انعام اور قیمتی لباس کے ساتھ ملا۔ یہاں یہ حکایت ختم ہو جاتی ہے۔

مزید مکاشفات و کرامات

آپ کے چچازاد بھائی حضرت عبد اللہ المحض رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو بنی ہاشم کے شیخ تھے اور محمد الملقب بنفس کے والد تھے۔ بنو امیہ کی حکومت کے آخر میں ان کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے بنو ہاشم نے محمد نفس زکیہ اور ان کے بھائی کی بیعت کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت جعفر صادق کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان دونوں کی بیعت کریں مگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو آپ پر ان دونوں سے حسد کرنے کی تہمت لگائی گئی۔ آپ نے فرمایا قسم بخدا بیعت لینا نہ میرے لئے اور نہ ہی ان دونوں کے لئے روا ہے۔ یہ بیعت زرد قبا والا شخص لے گا جس کے ساتھ ان کے بچے اور جوان کھیلیں گے۔ ان دنوں منصور عباسی موجود تھا اور زرد قبا پہنا کرتا تھا۔ حضرت جعفر صادق کی پیش گوئی ہمیشہ اس کے متعلق کام کرتی رہی۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے بادشاہ بنا دیا اور حضرت جعفر سے پہلے ان کے باپ حضرت باقر نے منصور کو زمین کے مشرق و مغرب پر قابض ہونے اور اس کی مدت حکومت کے متعلق خبر دی تھی۔ اس نے آپ سے کہا ہماری حکومت تمہاری حکومت سے پہلے ہو گی۔

فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کیا میرے بیٹوں میں سے بھی کوئی بادشاہ ہو گا؟ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا کیا بنی امیہ کی مدت لمبی ہو گی یا ہماری؟ فرمایا تمہاری اور اس بادشاہ سے تمہارے بچے اس طرح کھیلیں گے جس طرح گیندوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اس بات کی تاکید میرے والد نے مجھے کی ہے۔

جب منصور کو خلافت ملی اور وہ زمین کا مالک ہوا تو حضرت جعفر کے قول سے متعجب ہوا۔ ابو القاسم طبری نے ابن وہب کے طریق سے بیان کیا ہے کہ میں نے

لیث بن سعد کو کہتے سنا کہ میں نے ۱۱۳ھ میں حج کیا۔ جب میں نے مسجد میں عصر کی نماز پڑھی تو میں کوہ ابو قبیس پر چڑھ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا دعا کر رہا ہے اس نے کہا اے میرے رب ! اے میرے رب ! یہاں تک کہ اس کا سانس ختم ہو گیا پھر کہنے لگا یا حی یا حی۔ یہاں تک کہ اس کا سانس ختم ہو گیا پھر کہنے لگا اے میرے اللہ میں انگور کھانا چاہتا ہوں۔ پس مجھے انگور کھلا دے۔ اے اللہ میری دو چادر میں بوسیدہ ہو چکی ہیں مجھے چادریں دے دے۔ لیث کہتے ہیں خدا کی قسم ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ میں نے انگوروں کی ایک بھری ہوئی ٹوکری دیکھی۔ اس وقت انگور کا کوئی موسم نہ تھا۔ پھر میں نے دو چادریں پڑی ہوئی دیکھیں میں نے ان جیسی چادر میں دنیا میں کبھی نہیں دیکھیں۔ جب اس نے انگور کھانے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ اس نے کہا کس وجہ سے آپ میرے شریک ہیں۔ میں نے کہا اس لئے کہ آپ نے دعا کی ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں۔ اس نے کہا آیئے اور کھایئے۔ میں آگے بڑھا اور انگور کھائے۔ اس جیسا انگور میں نے کبھی نہیں کھایا۔ اس کی گٹھلی بھی تھی۔ ہم کھا کر سیر ہو گئے مگر ٹوکری میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ اس نے کہا جمع نہ کر اور نہ ہی اس میں سے کچھ چھپا کر رکھ۔ پھر اس نے ایک چادر لی اور دوسری مجھے دے دی۔ میں نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ آپ ایک کا تہ بند بنالیں اور دوسری کو اوڑھ لیں۔ وہ اپنی دونوں بوسیدہ چادروں کو ہاتھ میں لئے نیچے اتر گیا تو اسے سعی کی جگہ پر ایک آدمی ملا۔ اس نے کہا اے ابن رسول اللہ اللہ نے جو آپ کو پہنایا ہے اس سے مجھے بھی پہنا دیں کیونکہ میں ننگا ہوں تو انہوں نے دونوں چادریں اسے دے دیں تو میں نے اس سے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا یہ جعفر صادق ہیں۔

میں نے اس کے بعد ان سے کچھ سننا چاہا مگر مجھے اس کی ہمت نہ ہوئی۔

آپ کی اولاد امجاد

آپ کے اولاد کرام میں کل ۶ر شہزادے اور ایک شہزادی کے نام ملتے ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں حضرت اسماعیل، محمد، عبد اللہ، اسحٰق، موسیٰ کاظم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صاحب زادی کا نام ام فروہ جن کو ابن الاخضر نے فاطمہ کہا ہے اور الملل والنحل میں صرف پانچ اولاد کا ذکر کیا ہے۔

خلفائے کرام

آپ کے شاگردوں اور خلفاء کی لمبی فہرست ہے اس جگہ ان چند مشاہیر کے نام ذکر کر رہا ہوں جن کے فیضان سے سارا جہان روشن ہے۔

اسمائے گرامی خلفائے باوقار:

حضرت امام موسیٰ الکاظم، حضرت، امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام مالک حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی حضور سیدنا سید احمد بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ کے پیرومرشد ہیں۔

مزار مقدس

آپ کے مزار مقدس آپ کے والد امام محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں سیدۂ کائینات سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے قریب جنت البقیع میں ہے۔

❑❑❑

۲۲/ رجب میں، کونڈے کی نیاز کی حقیقت کچھ اس طرح ہے

سب سے پہلے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ کونڈوں کی نیاز کا مطلب کیا ہے ؟

خوب جان لیجیے کہ نیاز کا مطلب ایصالِ ثواب ہے یعنی ۲۲/ رجب المرجب کی تاریخ میں کھیر بنا کر مٹی کے کونڈوں میں رکھ کر حضرت سیدنا سید السادات ابو الائمہ امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنے کا نام کونڈوں کی نیاز ہے۔

سب سے پہلے فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں علمائے و مفتان دیوبند نے اپنے اپنے فیس بک اور گوگل اور انسٹا گرام اور میسینجر پر یہ شگوفہ چھوڑا کہ یہ نیاز ۲۲/ رجب میں نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ شیعہ فرقہ کے لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۲۲/ رجب میں وصال ہونے پر خوشیاں منانے کے لئے اسی ۲۲/ تاریخ میں کھیر پکا کر کونڈوں میں رکھ کر نیاز کرتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ نیاز نہیں کرنا چاہیے۔

یہ علمائے دیوبند کی طرف سے لوگوں کو اہل بیت کے مشاغل و معمولات

سے منحرف کرنے کا ایک پروگرام ہے۔ علمائے دیوبند کی ناصبیت مزاجی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اسی روش پر عطاری علماء بھی اچھل کود مچا رہے ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر اہل سنت کے مابین مروَّج معمول کے خلاف نیا نظریہ پیش کر رہے ہیں۔

اور وہ جو ان عطاریوں کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں وہ ۲۲/ رجب سے پہلے ۱۵/ رجب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر دکھاوا کرتے ہیں۔ ان کے لیے ان شاء اللہ میں عنقریب ایک ایسی لسٹ پیش کروں گا جس میں ۲۲/ رجب میں کونڈا کرنے والے علمائے اہلسنت کی ایک طویل فہرست ہو گی۔ اور عطاریوں کے ساتھ کھچڑی کھانے والوں کی ایک الگ لسٹ ہو گی۔

پہلے میں ایصال ثواب اور ۲۲/ رجب کے کونڈوں کی نیاز پر بہترین فتاوے ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں۔

مفتی اعظم اور دار الافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

چنانچہ مولانا مفتی عبد الرحیم بستوی جو ایک طویل مدت تک مسند دار الافتاء بریلی شریف پر بحیثیت مفتی فائز رہے آپ ۲۲/ رجب میں کونڈوں کی نیاز سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں ایک فتویٰ دیتے ہیں جس کی نقل من و عن ہدیۂ ناظرین ہے:

> "فاتحہ کی اصل ایصال ثواب ہے اور ایصالِ ثواب اہلسنت کے نزدیک جائز و مستحسن ہے اور ثواب پہنچتا ہے کتب فقہ و عقائد میں تصریح ہے کہ اپنے اعمال خواہ بدنی ہوں یا مالی دوسروں کو ثواب پہنچانے سے انہیں ثواب ملتا ہے۔ اور اس کو بھی ملتا ہے اور کسی کے

ثواب میں کمی نہیں ہوتی، فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار میں ہے:

الاصل أن كل من اتي بعبادة ماله ان يجعل ثوابها لغيره وان ثوابها عنده لفعل نفسه بظاهر الأدلة.

علامہ الشامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

"ولا بعبادة ما اي سواء كانت صلاة اوصوما او صدقة او زكوٰة او ذكرا اوطوافا او حجا أو عمرة او غير ذالك من زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام و الشهداء والصالحين و تكفين الموتیٰ وجميع انواع البر كما في الهندية و قدمنا في التاتر خانية من المحيط الافضل لمن يتصدق نفلا ان ينوي لجميع المومنين و المومنات لأنها تصل ولا ينقص من اجره شئ"

اسی طرح ہدایہ، نور الایضاح، مراقی الفلاح، شرح فقہ اکبر شرح العقائد النسفیہ وغیرہ کتب معتبرہ میں ایصال ثواب کے جائز ہونے کی تصریح ہے ۲۲ر رجب کو امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ کا فاتحہ کرانا شرعاً جائز ہے۔ اور دوسرے بزرگوں کی بھی فاتحہ دلانا جائز ہے۔ کہ اصل جائز ہے اور باعث نفع وثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ

عبد الرحیم بستوی خادم رضوی دار الافتاء بریلی شریف

الجواب صحیح فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

اس فتوے میں مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خان بریلوی کی تصدیق بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

مولانااختر رضاخان بریلوی تاج الشریعہ کافتوی

اپنے ہی بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے سلسلۂ رضویہ کے تاج الشریعہ مولانااختر رضاخان بریلوی اپنے فتاویٰ تاج الشریعہ جلد نہم میں لکھتے ہیں:

"عوام میں ۲۲/رجب کا فاتحہ رائج و معمول ہے جس میں شرعاً کوئی مضایقہ نہیں ہے اور یہاں یہ بات بھی کچھ حرج کا باعثِ نہیں ہے کہ شیعہ اس تاریخ کو فاتحہ کرتے ہیں کہ افعال مباحہ و حسنہ میں مشابہت ہو جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔۔۔ در مختار میں ہے:

"فان التشبه بهم لا يكره في كل شيء بل في المذموم فيما يقصد به التشبه"

اور اگر کوئی بے زعم مشابہت تاریخ مذکور کو کرے اختیار ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فقیر اختر رضاخان ازہری قادری غفرلہ

شب ۸/ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی۔"

اب مرکز بریلوی کے اتنے صاف واضح مدلل فتووں کی بعد بھی اگر بریلوی رضوی علماء ۲۲/رجب المرجب میں کونڈوں کی نیاز سے انکار کریں اور پاکستانی عطاری ٹولے کے فریب میں آجائیں تو یہ ان کی بریلوی اماموں سے اور مسلک بریلویت سے بھی بغاوت ہو گی کہ نہیں؟۔

اللہ ہدایت دے۔

۲۲ رجب کی فاتحہ سے اَڑی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ھے

ایک اور معتبر مفتی اہل سنت کے وقار مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

" رجب شریف کے مہینے کی ۲۲/ تاریخ کو ہند و پاک میں کونڈے ہوتے ہیں یعنی کونڈے منگائے جاتے ہیں اور سوا سیر میدا، سوا پاو شکر اور سوا پاو گھی کی پوریاں بنا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔ فاتحہ ہر برتن میں اور ہر کونڈے پر ہو جائے گی۔ اگر صرف زیادہ صفائی کے لئے نئے کونڈے منگالیں تو کوئی حرج نہیں، دوسری فاتحہ کے کھانوں کی طرح اسے بھی باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ **بائیسویں رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرنے سے بہت اڑی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ہے**" (اسلامی زندگی صفحہ ۷۵/ ۱۳۳)

اتنی بڑی خوش خبری دی کہ ۲۲/ رجب میں امام جعفر صادق کا فاتحہ دینے سے بہت اڑی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ہے۔ اب پندرہ رجب میں کونڈے کرنے والے تو اس عظیم نفع سے محروم ہی رہ جائیں گے۔

خاندان اعلیٰ حضرت کا معمول

اسی طرح محدث پاکستان علامہ سردار احمد لائل پوری مفتی دار الافتاء دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کہتے ہیں مرکز اہل سنت بریلی شریف میں کہ خاندان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی کے صاحبزادوں اور خانوادے کے افراد میں ۲۲ رجب کے کونڈے کی تقریب منائی جاتی ہے۔

(کونڈوں کی کی فضیلت بجواب کونڈوں کی حقیقت صفحہ ۷/ ۱۰)

واضح ہو کو کہ کونڈوں کا فاتحہ کوئی بریلوی ایجاد نہیں ہے، بلکہ یہ ایک امر مستحسن و معمولات اہل سنت والجماعت ہے قرنوں سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ ہر خانقاہ اہل سنت مثلا مکن پور شریف کانپور، اجمیر شریف پاکپٹن شریف بہرائچ شریف، کچھوچھہ شریف دہلی میں خانقاہ نظام الدین اولیاء اور خانوادۂ شاہ ولی اللہ محدث و اولاد محدث عبد العزیز دولوی اور وہاں کی ساری خانقاہوں میں اور کلیر شریف مارہرا شریف اور مخدوم بہار شریف اور وہاں کی دیگر خانقاہوں میں اور حسن پورہ شریف اور غوث بنگالہ علاء الحق کے آستانہ پر اور ہر سادات کے یہاں اور پاکستان کے جملہ سادات کرام کے یہاں ۲۲/ رجب المرجب میں ہی امام عالی مقام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ ہوتا ہے۔ اور جب سے عطاری جماعت کا عروج ہوا ہے اور عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رواج دینے کی کوشش کی جانے لگی ہے اور ان کے فاتحہ کی تشہیر کی جانے لگی ہے اس کے بعد ہی سے ۱۵/ رجب میں نیاز امام جعفر صادق کو پیچھے ڈھکیلنے کی کوشش شروع ہوگئی ہے۔ جبکہ بزرگوں نے کہا ہے ۲۲/ رجب میں نیاز دلانے سے بہت اڑی ہوئی مصیبت امام جعفر صادق کے صدقے ٹل جاتی ہے۔

سنی بہشتی زیور کامل میں مولانا خلیل احمد خان برکاتی نے بھی ۲۲/ رجب کے کونڈوں کی فاتحہ کا ذکر صفحہ ۳۱۸/ پر کیا ہے۔

۲۲/ رجب المرجب میں ھی نیاز کرنا معمول اھلسنت والجماعت ھے

پاکستان کے ایک اور بڑے مولانا ابو البرکات سید احمد قادری رضوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ ”گیارہویں شریف، عرس اور چہلم کی طرح ۲۲/

رجب میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کیلئے کونڈے بھرنا معمولات اہلسنت میں سے ہے۔"

مفتی پاکستان جناب سید احمد قادری رضوی صاحب کی عبارت سے ناظرین نے ۲۲/ رجب میں نیاز کرنے کو ضرورت سمجھ لیا ہوگا اسی تاریخ میں یہ نیاز صدیوں سے رائج و معمول میں ہے۔

اور اخیر میں تحفۂ اثنا عشریہ کی ایک عبارت ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں جو متاخرین میں ان سارے مشاہیر علماء ومشائخ کی جماعت میں موثق و مقبول ہیں اور آپ ایسے محدث و مفسر ہیں کہ جن کی اسناد سے اس دور کے بزرگوں کی کوئی بھی خانقاہ محروم نہیں ہے۔

میری مراد بارہویں صدی کے مجدد اسلام حضرت علامہ محدث عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جن کی بارگاہ نیاز سے اسناد حدیث و تفسیر فقیر مداری ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری کو بھی چند وسائط سے پہونچی ہیں فللّٰہ الحمد علیٰ ذالک۔

آپ فرماتے ہیں:

"اہل بیت سے متعلقہ تقاریب و ایام جیسے ۲۲/ رجب کو کونڈوں کی نیاز زمانۂ قدیم سے ہوتی چلی آرہی ہے" (تحفہ اثنا عشریہ)

ماشاء اللہ ثابت ہو گیا کہ ہر سادات گھرانے میں اور ہر پیر خانے میں اور ان کے مریدین و خلفاء کے یہاں اور محبان اہل بیت کے یہاں ۲۲, رجب المرجب کو کونڈے بھرے جاتے ہیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ہوتی ہے۔

وہ علمائے اہلسنت ومحدثین کرام جن کے یہاں ۲۲/ رجب کو امام کا نیاز ہوتا ہے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، اور ان کے شاگرد حضرت سید آل رسول مارہروی، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف، حضرت پیر سید کلب علی مکن پوری، حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف، اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھہ شریف، حضرت سید شیخ الہند ذوالفقار علی قمر مداری مکن پور شریف، حضرت سید پیر جماعت علی شاہ، محدث بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب، مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خان بریلوی، مولانا احمد یار خان نعیمی، صدر الشریعہ امجد علی اعظمی گھوسوی، مولانا سید ابو البرکات احمد قادری رضوی، سید احمد سعید کاظمی، مولانا سردار احمد خان قادری، سید بابا ولی شکوہ مکنپوری اور مولانا اختر رضا خان ازہری بریلوی اور اخیر میں یہ ناچیز ابوالحماد الحیدری المداری کا بھی لیا جاسکتا ہے۔

ان مولویوں کے نام جو امام کی نیاز کی تاریخ ۲۲/ رجب سے گریز کرتے ہیں

عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہانے ۲۲/ رجب سے گریز کرنے والے علمائے دیوبند اور علمائے عطاریہ کے نام درجہ ذیل ہیں:

مولانا الیاس عطار قادری حالانکہ جب یہ عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں مناتے تھے تو یہ بھی ۲۲/ رجب المرجب میں ہی کونڈوں کی نیاز کراتے تھے جیسا کہ ان کی بعض کتابوں میں لکھا ہوا ہے لیکن جب سے اہل بیت کی محبت کا خمار اترا اور عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منا کر مجدد بننے کا

شوق مواج ہوا۔ آں جناب پیدائش مولود کعبہ کے دن بالکل سناٹا کھینچ لیتے ہیں لیکن عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناتے وقت جھوم جھوم کر نعرے لگاتے ہیں اور بڑی خوشی ظاہر کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہی ان کے سب سے زیادہ فالور ہیں۔

آن جناب ۲۲/رجب سے سات پائدان نیچے اتر کر علم جفر کے حساب سے چھکا مارنے لگتے ہیں۔ دوسرا نام ان کے خلیفہ جناب عمران عطاری، اور حاجی حبیب عطاری اور ان کے ہمنوا جناب مفتی منیب الرحمن رضوی کا ہے۔

حال ہی میں مخالفت اہلبیت کے معاملے میں ان کے خلاف بڑی چہ میگوئیاں ہوئیں تھیں بالآخر آپ کو اپنے اس موقف سے رجوع کرنا پڑا تھا۔ اور جناب ڈاکٹر آصف اشرف لاہوری یہ وہی آصف جلالی جی ہیں جنہوں نے سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو خطاوار بتایا تھا اور مولانا مظفر حسین اختری صاحب اور دیوبندی عالم اورنگزیب فاروقی دیوبندی اور الیاس گھمن دیوبندی اور مولانا حنیف جالندھری وغیرہ ان لوگوں نے مذکورہ بالا تمام علمائے اہل سنت والجماعت و محدثین کرام وسادات عظام وجملہ مشائخ اہل خانقاہ سے مخالفت کرتے ہوئے اس بابت ایک نیا مسلک بنالیا ہے اور علمائے دیوبند کی نظریات کو اپنا راستہ بنالیا ہے۔

اس جماعت کی یہ زعم ہے کہ ۲۲/رجب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال ہے۔ اور حضور سیدنا امام جعفر صادق ۱۵/رجب میں پیدا ہوئے لہذا اہل تشیع حضرت معاویہ ابن سفیان رضی اللہ عنہ کی موت پر خوشیاں منانے کے لیے کھیر پوری بانٹتے ہیں۔ -العیاذ باللہ-

لہذا اہل تشیع کی مخالفت میں ۱۵/رجب کو ہی کھیر پوری پر نیاز دلانا چاہیے۔

اور اسی دن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش بھی ہے اس لئیے اور اچھا ہو گا۔

اس کے جواب میں میں کہوں گا کہ اولاً شروع سے ہی مشاہیر واکابر اہلسنت و جملہ سادات کرام ومشائخ اہل خانقاہ اور ان کے خلفاء کی روش ۲۲/رجب میں ہی امام جعفر صادق کی نیاز دلانے کی ہے۔ ان علمائے اہل سنت والجماعت سے الگ ہٹ کر اور معمولات اہل سنت کو چھوڑ کر دیابنہ اور وہابیہ کے ساتھ جاملنا اہل سنت سے گمراہی کی علامت ہے جو کسی طرح روا نہیں کہا جا سکتا، گویا یہ لوگ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کے اسلاف اب تک غلط کرتے چلے آئے اگر ایسا ہے جب تو انہیں ڈوب مرنا چاہیئے۔ اور اہل سنت سے نکل کر ایک نئی جماعت بنانے کی گھوسنا کر دینا چاہیئے۔

اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ شیعہ لوگوں کی مشابت سے بچنے کیلئے ہی ایسا کرتے ہیں تو کیا اس فلسفے کو ان کے پیر اور پیران پیر اور ان کے اساتذہ اور سلف صالحین اور سادات کرام اس مشابہت سے واقف نہیں تھے؟

یاللعجب، وہ لوگ آیت کریمہ "اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" کی شان نزول بھی نہیں پڑھے تھے؟ اور صاحب در مختار نے تو واضح فرمادیا کہ "فان التشبه بهم لا یکره فی کل شیئٍ بل فی المذموم فیما یقصد به التشبه" یعنی اس معاملے میں اہل تشیع سے تشابہ بھی اگر ہو رہا ہے تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اور جیسا کہ فتاویٰ تاج الشریعہ میں مولانا اختر رضا بریلوی ازہری نے بھی کہا کہ "یہ بات بھی کچھ حرج کا باعثِ نہیں ہے کہ شیعہ اس تاریخ کو فاتحہ کرتے ہیں"۔ اب تو مولانا اختر رضا خان ازہری نے ۲۲/رجب میں کونڈوں کی نیاز کے مخالفین

کے سارے داؤ پیچ کی کھٹیا کھڑی کر دی اور سارے منصوبوں پر پانی ڈال دیا۔

فقیر مداری ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری کو امید قوی ہے کہ رضوی اور اختری بمعنی ازہری علماء وائمہ حضرات اپنے اپنے گاؤں اور محلوں میں ۲۲ ر رجب کو ہی امام کا نیاز دلائیں گے اور وہ مولوی جو امام جعفر صادق کی تاریخ کے خلاف گاؤں گاؤں میں غدر کاٹ رہے ہیں ان کا خمسہ بھی درست ہو گیا ہو گا اور اب وہ بھی ۲۲ ر رجب کو ہی مولیٰ امام جعفر صادق علیہ السلام کے کونڈوں کا نیاز دلائیں گے۔ ورنہ اپنے پیر روں سے بغاوت کر کے دائرۂ مریدین سے ہی باہر ہو جائیں گے اور جنھوں نے بغاوت کر لی ہے ان کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

❑❑❑

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال ۲۲/رجب بہت مختلف فیہ ہے

چنانچہ مشہور سیرت نگار حضرت محمد ابن اسحاق مطلبی نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال ۸/رجب ہے۔(بحواله البدايه والنهايه لابن كثير)

حضرت ابن جوزی نے کہا ہے کہ ۱۵/رجب المرجب وفات کی تاریخ ہے۔ (تنقيح فحول اهل الاثر)

اور امام ابن حجر و ابن عبد البر رحمہا اللہ نے لکھا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو رجب کی ۴/ راتیں باقی تھیں۔ (تهذيب التهذيب، الاستيعاب فی معرفة الاصحاب)

علامہ طبری نے آپ کی وصال کے متعلق ۳/ اقوال نقل کیے ہیں ا/رجب، ۱۵/رجب اوروصال کے وقت رجب کی ۸/راتیں باقی تھیں یعنی ۲۱/ ۲۲رجب (تاريخ الامم و الملوك جرير طبری) اور سعد بن ابراہیم نے بھی رجب کی ایک تاریخ وفات کی لکھی ہے۔

اب جبکہ ائمۂ توارخ وسیر نے اتنا بڑا شدید اختلاف لکھ دیا ہے پھر بھی اتنی ضد کیوں ہے کہ یہ لوگ ۲۲/ کو ہی عرس حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناتے ہیں۔ اور اگر اتنی ہی ضد ہے تو ساتھ میں حضرت عبد اللہ ابن الزبیر و

حضرت محمد ابن ابو بکر صدیق و حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی عرس کے پوسٹر میں شامل کرلیں اور خوب دھوم دھام سے ان سارے ماموں کی پوری سوانح حیات بیان کریں اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ سابقین اولین میں سے ہیں انکا بیان اور اچھا رہے گا ان کا عرس کیوں نہیں مناتے ہیں؟

دال میں کچھ تو کالا ہے؟

۲۲/ رجب المرجب میں سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نیاز کی حقیقت

مشائخ و سادات کرام کے بیان کرتے چلے آئے کہ سن ۱۲۲ھ رجب کی ۲۲/ تاریخ کی رات یعنی ۲۱/ کا دن گزار کر ۲۲/ کی رات بوقتِ نمازِ تہجد اللہ رب العزت نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو مقامِ قطبیت کبری و ولایت خاصۂ نبویہ و وراثت علویہ سے سر فراز فرمایا...

۲۲/ رجب کو اس عظیم الشان نعمت کبریٰ و مقامِ قطبیت عظمٰی حاصل ہونے کے بعد سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت اللہ رب العزت کے جانب شکر ادا کرنے کے لیے نیاز بنوائی جو دودھ اور چاول ملا کر بنائی گئی جسے لوگ "کھیر" کہتے ہیں...

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چشم و چراغ ہیں آپ کے گھر میں ٹوٹی چٹائی اور مٹّی کے برتن ہی تھے اسی پر آپ شاکر و صابر تھے۔

آپ نے مٹی کے پیالے میں نیاز رکھ کر اپنے دوست و احباب کو بلا کر فرمایا

کہ آج رات اللہ پاک نے مجھے مقامِ قطبیت کبری اور غوثیت عظمیٰ عطا فرما کر اس کا شکر ادا کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ یہ نیاز آپ لوگوں کو بطورِ تبرّک پیش ہے...

آپ کے بڑے صاحب زادے سیدنا امام موسیٰ الکاظم رضی اللہ عنہ اور آپ کے دیگر مصاحبین نے دریافت کیا کہ اس نیاز میں ہمارے لیے کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عظمیٰ مجھے عطا فرمائی ہے اس کا میں شکر ادا کرتا ہوں نیاز دلا کر کی اسی طرح اسی تاریخ میں جو بھی شکر ادا کرے گا اور ہمارے وسیلے سے جو دعا مانگے گا تو اللہ رب العزت اس کی مراد ضرور پوری فرمائے گا اور دعا ضرور قبول ہو گی، کیوں کہ اللہ رب العزت اپنے شکر گزار بندوں کو مایوس نہیں فرماتا۔

کہتے ہیں کہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پرپوتے سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ سے کچھ دشمنانِ اہلِ بیت نے سوال کیا کہ جب ہمارے گھر میں پیتل، تانبے کے بہترین برتن موجود ہیں تو مٹی کے کونڈون کی کیا ضرورت ہے؟؟

اس پر سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے مٹی کے برتن میں کھانا۔ آج مسلمانوں نے ہمارے نانا جان کی سنتوں کو ترک کر دیا ہے۔ ہم نے اس نیاز کو مٹی کے پیالوں میں اس لیے ضروری قرار دیا ہے تاکہ کم از کم سال میں ایک مرتبہ ہی مٹی کے کونڈوں میں نیاز کھا کر سنت رسول صل اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا ہو جائے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

- منہاج الصالحین، مصنف محی الدین ابو بکر البغدادی،
- کشف الاسرار عبد اللہ ابن علی اصفہانی
- معدن اسرار اہل البیت۔ محمد بن اسماعیل متقی مکی
- مخزن انوار ولایت، برہان الدین عسقلانی

بعض محبین نے یہ حوالے مستخرج کر کی میرے پاس بھیجے ہیں جو ابھی میرے نزدیک محل تحقیق ہیں۔

۱۱/ رھویں شریف ۱۱/ گیارہ ربیع الآخر اور کونڈے کی نیاز وفاتحہ ۲۲/ رجب کو ھی کریں

خیال رہے کہ ۲۲/ رجب نہ تو حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصال کی تاریخ ہے اور نہ ہی پیدائش کی تاریخ ہے۔

بلکہ جس طرح ۱۱/ ربیع الآخر نہ تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کا دن ہے اور نہ ہی وصال کی تاریخ ہے۔ قادری حضرات عید غوثیہ مناتے ہیں اور جلوس و لنگر اور افضل کھانوں پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور بہت سی چیزوں کا اہتمام کیا کرتے ہیں توشہ شریف کا فاتحہ دیتے ہیں یہ سارے کام دھوم دھام سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ۲۲/ رجب المرجب ہے۔

یہ تو سارے سلاسلِ اولیاء کے لیے جشن کا دن ہونا چاہئے اس لیے کہ تمامی اہلسنت والجماعت کے مسلمانوں کی نسبت کی انہیں کے دامن سے بندھی ہے اس دن بھی جلوس جعفریہ نکلنا چاہیئے، بلکہ سارے ائمۂ اہلبیت کی پیدائش ووصال کی تواریخ میں بڑے اہتمام سے لنگر وطعام کا انتظام کرنا چاہیئے تاکہ دنیا کو یہ پیغام جائے کہ سارے ائمۂ اہلبیت علمائے اہلسنت والجماعت کے امام ہیں صرف شیعہ

لوگوں کی جاگیر یہ امام نہیں ہیں۔ یہ تواریخ تو ہم سب کے لئے حصول نعمات کے دن ہیں خصوصاً امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصول نعمات کے دن ہم سبھی اہلسنت کے لیے عید سے کم نہیں ہے۔

اس لئے ہم اس دن خاص پکوان پر امام جعفر صادق علیہ السلام کی نیاز دے کر اظہار مسرت کرتے ہیں اور خویش و اقارب اور اپنے محلوں کے مسلمانوں کے گھروں میں امام کی نیاز پہونچاتے ہیں... ان کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہیں تمامی اہلسنت والجماعت کو چاہیئے کہ سارے ائمۂ اہلبیت کی مقررہ تاریخوں میں ان کے اعراس دھوم دھام اور جوش وخروش سے منایا کریں تاکہ محبت اہلبیت کو فروغ ملے اور ذات رسالت سے رشتہ مستحکم ہو۔

اہل بیت سے محبت کرنے والوں کیلئے یہ تحفہ بارگاہ ائمہ اہلبیت و بارگاہ خدا و رسول علیہ السلام میں قبول ہو!

فقط والسلام

چونکہ سخت بیماری کی حالت میں خود ہی پورے مضمون کی کتابت کی ہے اگر غلطیاں ملیں تو ناظرین معاف کردیں اور مجھے مطلع فرمائیں اور مجھ فقیر الی ربہ الکریم کے لیے دعائے شفا کریں۔

کتبہ
ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری المداری
دار النور آستانہ عالیہ زندہ شاہ مدار قدس سرہ العزیز مکن پور شریف کانپور نگر
پن:209202
موبائل:9793347086

طریقۂ فاتحہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فاتحے کا ایک خاص دستور ہے یوں تو ہر دن اور وقت آپ کی بارگاہ میں محبان اہلبیت کا تحفۂ محبت پہنچتا رہتا ہے آپ کی بارگاہ کا نہایت ادب ضروری ہے، آپ آل رسول کریم اور امام حسین علیہ السلام کے پرپوتے ہیں آپ کے فاتحے میں جب کوئی حاضر ہو تو یہ تصور کرے کہ میں امام بارگاہ میں ہوں اور نگاہ نیچی ہو، امام پاک کا تصور ذہن و فکر پر مسلط ہو۔

یہ یقین ہو کہ حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں آپ کی بارگاہ ظہور انوار ذات کا مرکز ہے، آپ نائب رسالت ہیں اور آپ منظور نظر الٰہی ہیں، حق تعالیٰ کا فیض آپ کے واسطے سے عالم اور سارے جہاں کو پہنچتا ہے۔ آپ جہاں قدم رکھ دیتے ہیں وہ جگہ بقعۂ رحمت اور مہبط فیضان بن جاتی ہے، وہاں برکات وانعامات الٰہیہ کا نزول ہونے لگتا ہے عارف باللہ امام شعرانی قدس سرہ النورانی اپنا ایک مشاہدہ بیان فرماتے:

اُرُوْحَانِيةُ الْوَلِيِّ اَذَا دَخَلَ مَكَانـًا اَوْ مَشَيٰ فِي الْاَرْضِ تَبْقَيٰ تِلْكَ الروحانيةُ فِي ذَالِكَ المَكَانِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ كما يشهده اَرْبابُ القلوبِ فَكَيْفَ فِي الْمَكانِ الَّذِي كَانَ

مَسْکَنَ الولیِّ لیلاً و نہاراً.

"یعنی ولی کی روحانیت کی یہ شان ہے کہ جب وہ کسی مکان میں داخل ہوتا ہے یا کسی سرزمین میں قدم رنجہ ہوتا ہے تو اس کی روحانیت کی برکت اس مکان میں چھ ماہ تک بنی رہتی ہے جیسا کہ ارباب قلوب کا مشاہدہ ہے تو کیا عالم ہوگا اس مکان شریف کا جہاں دن رات اللہ کے ولی کا قیام رہتا ہے۔"

(لطائف المنن، ص ۵۵۲، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ بیروت)

بغیر طہارت انکے حضور حاضر نہ ہو، اور تصور قائم رہے کہ یہ وارث سرکار رسالت ہیں ممکن ہے کہ ملٰئکہ بھی ان کے مزار کے گرد ہوں، اور کم از کم یہ تو طے ہے کہ درگاہ کا حرم مقدس مَمَرِّ اولیائے کرام و گزرگاہ صلحائے عظام ہے ممکن ہے کسی کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے۔

فتاویٰ رضویہ میں تیسیر شرح جامع صغیر کے حوالے سے ہے:

"اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا اِذَا نَظَرُوْا اِلٰی اَحَدٍ اکْسَبُوْہُ سَعَادَۃَ الْاَبَدِ"

یعنی اللہ کے کچھ بندے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے وہ اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرما دیتے ہیں۔

اولیاء اللہ وارثانِ سرکار رسالت ہیں۔ ممکن کہ ملائکہ ان کے مزارات کے گرد بھی ہوں اور ایسے امور میں علم درکار نہیں۔ تعرض نفحات کی شان یہ ہے کہ، شاید، و "لَعَلّ" پر ہو۔ مع ھٰذا مزارات اولیائے کرام ہر جانب سے مَمَرِّ صلحائے عظام ہوتے ہیں سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی گئی کہ حضور ایک جگہ قیام کیوں نہیں فرماتے شہروں شہروں جنگلوں جنگلوں دورے کیوں فرماتے

ہیں؟ فرمایا: اس امید پر کہ کسی بندۂ خدا کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے تو میری نجات ہو جاوے۔ جب نبی اللہ ورسول اللہ کہ خمسۂ اولو العزم میں ہیں صلوٰت اللہ وسلام علیہم کہ ان کا یہ ارشاد تواضع ہے تو ہم تو سخت محتاج ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲، صفحہ ۲۹۵ رضافاونڈیشن لاہور)

اللہ اکبر! جب ولیوں کا یہ مقام ہے تو امام الاولیاء اور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام مالک وسفیان ثوری اور بہت سے محدثین و فقہاء کے امام سیدنا وسید السادات حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کی کیا شان ہو گی؟ یہ دیار محبت ہے، یہاں قدم قدم سنبھال کر رکھنا ہے، یہ تصور کرے کہ میں حضور سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں یہ ہمارے دل کی دھڑکنوں سے بھی آگاہ ہیں۔ یہاں چپہ چپہ پر رحمت و نور کی بارش ہوتی ہے، میں اس بارش رحمت و نور میں نہا رہا ہوں۔ یہاں رجال الغیب کا ہر جگہ حصار ہے حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف بہت زیادہ قوی ہے۔

پھر فاتحہ پڑھے، "طریقۂ ختم خواجگان جعفریہ" فاتحہ میں متعدد سورتیں جو یاد ہوں پڑھے خصوصاً:

"سورۃ یٰسین، آیۃ الکرسی، و سورۃ الملک" ایک ایک مرتبہ۔ اور "سورۂ زلزال" دو مرتبہ، "سورۃ التکاثر" ایک مرتبہ اور "سورۂ کوثر" ایک مرتبہ، و "سورۂ کافرون" ایک مرتبہ۔ اس کے بعد "سورۂ اخلاص" ۱۱ر مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے بعد "سورۂ فلک" ایک بار، "سورۂ ناس" ایک بار اور "سورۂ فاتحہ" ایک بار اور "سورۂ بقرۃ الم" سے "مفلحون" تک۔(مذکورہ سورتیں درج ذیل ہیں)

سُوْرَةُ يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۝١ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ
اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ج فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ
نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ط وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَ اضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَ مَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ لا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا
رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَ مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْۤا اِنَّا
تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَ جَآءَ مِنْ
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا
يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١ وَ مَا لِيَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٤ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ط قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ

جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ
السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ
يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا
مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا
فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ
الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ
نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى
حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾
قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا سكته هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ
رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ
لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ
جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾
وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ لَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ مَنْ
نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَ مَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ م
اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ
وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيْمُ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ
تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ

مِثْلَهُمْ ط بَلٰى ق وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

آيَةُ الْكُرْسِىْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ج وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

سُوْرَةُ الْمُلْک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ
وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ
حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ
اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ط
كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا
نَذِيْرٌ لا فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ج اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَ
قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ج
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا
يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا
فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي
السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؔۘ مَا
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ
يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى
وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ
ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

سُوْرَۂ زِلْزَال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَ قَالَ
الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ

يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ
مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

سُوۡرَةُ التَّكَاثُر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا
سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ
لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾

سُوۡرَةُ الۡكَوۡثَر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

سُوۡرَةُ الۡكَافِرُوۡن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ
اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمۡ
دِيۡنُكُمۡ وَلِيَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاص

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

سُوۡرَۃُ الۡفَلَقِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾
وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سُوۡرَۃُ النَّاسِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ
ۙ۬ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ
اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓـمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ
بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ
اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی
ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

اس کے بعد یہ پڑھے:

وَ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ○ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ

قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

پھر درود ابراہیمی، درود ناجیہ، درود تاج اور درود مداری پڑھے۔

درود مداری صغیر: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہِ المَدَارِ البَدِیعِ الکَرِیمِ اِبنِ الکَرِیمِ وَبَارِک وَسَلِّم''

اور اگر یاد ہو تو دعائے بشمخ شریف بھی پڑھ لے۔

دعائے بشمخ شریف: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخُ بِشُمْخُ ذَالَاھَامُو شِیْطِیْثُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَاذانُوْ مَلْخُوْثُوْ دَمُوْثُوْ دَائِمُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَاخِیْثُوْ مَیْمُوْنَ اَرْقِشْ دَارَ عِلِّیُوْنُ ، اَللّٰھُمَّ یَارَحِیْثَا رَحِلِیْلُوْنَ مَیْتَطِرُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَارَخِتِیْثُوْ اَخْلَاقَ اَخْلَاقُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا رَحِیْثُوْ اَرْخِیْمَا اَرْخِیْمُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا اِھْیًا اِشْرَاھِیًا اَذوْنِیْ اَصْبَاؤُثْ اَصْبَاءُثُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا اَرْغِشْ اَرْعِیْ تَطْلِیْثُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا اَشْبَرُاِشْبَرُ اَسْمَاءُاَسْمَاءُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا مَلِیعُوْثَا اَمْلِیْخَا مَلْخَامَلْخُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا عَلَّامُ اَرْعِدْ اَرْعِیْ یَذْنُوْنُ، اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخُ مَشْمَخِیْثَا مَثْلَامُوْنُ، اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

دعائے بشمخ شریف پڑھنے سے قبل اس کا حصار ضرور پڑھے اگر یاد ہو، اس لیے کہ دعائے بشمخ شریف جلالی ہے۔

حصار دعائے بشمخ شریف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ يَاحَافِظَ نُوۡحٍ فِي الۡمَاءِ وَيُوۡسُفَ فِي الۡبِئۡرِ وَاَيُّوبَ فِي الضُّرِّ وَمُوۡسٰى فِي الۡيَمِّ وَعِيۡسٰي فِي الرَّحۡمِ وَيُوۡنُسَ فِيۡ بَطۡنِ الۡحُوۡتِ وَاِبۡرَاهِيۡمَ فِي النَّارِ وَاِسۡمٰعِيۡلَ تَحۡتَ السِّكِّيۡنِ وَمُحَمَّدٍ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي الۡغَارِ اِحۡفَظۡنَا مِنَ الۡاَعۡدَاءِ وَالۡحُسَّادِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَآلِهِ الۡمَدَارِ الۡبَدِيۡعِ الۡكَرِيۡمِ ،وَأُفَوِّضُ اَمۡرِيۡ إِلَي اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيۡرٌ بِالۡعِبَادِ وَإِذَا سَالَ عِبَادِى عَنِّيۡ فَاِنِّيۡ قَرِيۡبٌ أُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِيۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِيۡ، لَعَلَّهُمۡ يُرۡشَدُوۡنَ عَالِمُ الۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلٰى غَيۡبِهٖ اَحَداً إِلَّا مَنِ ارۡتَضٰى مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَإِنَّهٗ يَسۡلُكُ مِن بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا وَمَاكَانَ لِبَشَرٍ أَنۡ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحۡياً أَوۡ مِنۡ وَّرَاءِ حِجَابٍ أَوۡ يُرۡسِلُ رَسُوۡلاً فَيُوۡحِيَ بِإِذۡنِهٖ مَايَشَاءُ إِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ،وَكَذٰلِكَ أَوۡحَيۡنَا اِلَيۡكَ رُوۡحاً مِنۡ أَمۡرِنَا مَا كُنۡتَ تَدۡرِيۡ مَاالۡكِتَابُ وَلَاالۡاِيۡمَانُ وَلٰكِنۡ جَعَلۡنَاهُ نُوۡراً نَهۡدِيۡ بِهٖ مَنۡ نَشَاءُ مِنۡ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهۡدِيۡ إِلٰى صِرَاطٍ مُسۡتَقِيۡمٍ صِرَاطَ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِيۡ الۡأَرۡضِ،وَ إِلَي اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡأُمُوۡرُ، حَسۡبِيۡ رَبِّيۡ جَلَّ اللّٰهُ مَافِيۡ قَلۡبِيۡ غَيۡرُ اللّٰهِ ،نُوۡرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ ،لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصۡحَابِهٖ وَأَتۡبَاعِهٖ أَجۡمَعِيۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ۔

اس کے بعد اختتامِ دعائے بشمخ پڑھے

اختتام دعائے بشمخ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ اَنۡ تَحۡفَظَنِيۡ مِنۡ كُلِّ بَلَاءٍ

و آفۃٍ وَعَاھَۃٍ وَوَجعٍ وَمِنْ کُلِّ عِلَّۃٍ وَبَلِیَّۃٍ وَمِنْ کُلِّ فِتنَۃٍ وَشِدَّۃٍ وَزِلزَالٍ وَزَلْزَلَۃٍ وَمِنْ کُلِّ شَرِّ الِانْسِ وَالْجِنِّ ومِنْ کُلِّ شَرِّ السُلْطَانِ الْجَابرِ ومِنْ کُلِّ حاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اَلٰھِی بِحَقِّ ھٰذِہٖ الأَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ یا ھُو وَبِحقِّ یَا مَنْ لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ اِحْفَظْنِیْ مِنْ جَمِیعِ البَلَاءَ والاٰفاتِ وَالْاَمْرَاضِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِینَ وَعَلٰی آلِہ وَأَصْحَابِہ أَجْمَعِینَ بِرَحْمَتِكَ یا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ اَجِبْ یا بَرھائیلُ یا برقائیلُ یا بَریوشُ سَامِعاً مُطِیعاً بِحَقِّ ھٰذِہٖ الأَسماءِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِي یا رَبَّ الْعَالَمِینَ۔

اس کے بعد استغفار پڑھے۔ یہ استغفار افضل اور اسم اعظم پر مشتمل ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ ہوں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالٰی وہ سب معاف فرمادے گا۔

استغفار

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِيْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَيُّ الْقَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیْہِ"

اور اپنے مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلے سے رب تعالٰی سے دعا کرے، اور دعامیں دعائے ابدال پڑھے۔

دعائے ابدال

یَا لَطِیْفُ بِخَلْقِہٖ یَاعَلِیْمُ بِخَلْقِہٖ یَا خَبِیْرُ بِخَلْقِہٖ اُلْطُفْ! اُلْطُفْ یَا لَطِیْفُ، یَاعَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

سُبحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ سُبحَانَ المَلِكِ المَعبُودِ سُبْحَانَ المَلِكِ المَوجُودِ سُبحَانَ المَلِكِ المَقصُودِ سُبحَانَ المَلِكِ الحَيِّ الَّذِی لاَیَنَامُ وَلَا یَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ المَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعبُدُ وَاِیَّاكَ نَستَعِینُ۔

پھر اس کے بعد یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ احفِظْنَا مِنْ کُلِّ بِلَاءِ الدُّنیَا وَعَذَابِ الاٰخِرَۃِ بِحُرمَۃِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَ بِحَقِّ سَیِّدِنا الامام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ۔

اور دعائے حاجات پڑھے پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر نذر پیش کرے۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا دَایِمُ یَا قَدِیمُ یا اَحَدُ یا وَتْرُ یا فَرْدُ یا صَمَدُ یا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُن لَہٗ کُفُواً اَحَدٌ یا حَیُّ یا قیومُ بِرَحمَتِکَ یا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ یا وَاسِعُ یا بَاسِطُ یا رَزَّاقُ یا ذَاالْفَضْلِ الْکَرِیمُ یا غَنِیُّ یا مُغْنِی یا حَیُّ یا قیُّوم یَا رَبَّ الْعَالَمِین ! و یا اِلٰہَ الْعَالَمِین!

ہم نے جو کچھ پڑھا اور جو شرینی حضور سیدنا امام جعفر صادق کی سنت کو اپناتے ہوئے پیش کی ہے اس کا اجر و ثواب سب سے پہلے تیرے حبیب، تیرے محبوب ، تیرے رسول، تیرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جان رحمت آفتاب کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں نذر ہے مولیٰ تو اسے قبول و مقبول فرمالے۔ مولیٰ تعالیٰ تعالیٰ ہم محتاج ہیں اور تو غنی ہمارے ہاتھ خالی ہیں تیرا بھرا ہوا ہے ہم جو کچھ بھی پیش کر رہے ہیں تو اپنے حبیب طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور ان کے صدقے جملہ انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوات والتسلیم کی بارگاہوں میں نذر ہے مولیٰ کریم تو اسے قبول و مقبول فرما اور اپنے جملہ رسولان کرام و انبیائے عظام کے طفیل ان سب کا اجر و ثواب تو جملہ اولاد پاک رسول علیہ الصلاۃ والسلام و تمامی خلافائے راشدین و سابقین اولین صحابہ کرام و اعمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و حضرات حسنین کریمین سعیدین و شہیدین سلام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و

ازواج مطہرات و مقبولات سلام اللہ تعالیٰ علیہن ،و جملہ اصحاب بدر و احد و عشرہ مبشرہ وجملہ صحابہ و صحابیات و شہدائے کربلاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و تابعین و تابعات جو تیری رضا میں خوش ہیں اور تیری پناہ میں ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ان سب کی ارواح طیبات کو اور جملہ ائمۂ اہلبیت علیہم السلام کی ارواح طیبات کو نذر و نیاز کا اجر تو اپنے کرم سے پہنچا دے۔ اور میرے باری تعالیٰ و مولائے کریم تو اسے قبول و مقبول فرما لے۔ خصوصاً حضور امام الائمہ سبط رسول سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ ناز میں اس کا اجر و ثواب پیش ہے مولیٰ کریم اس نذر و نیاز کو اپنی خصوصی نگاہ کرم اور الطاف وعنایات کے ساتھ قبول و مقبول فرما لے اور مولیٰ تجھے امام جعفر صادق کی اس عزت و جاہ کا واسطہ دیتے ہیں جو تیری بارگاہ کرم میں ثابت ہے، مولیٰ ان کے صدقہ و طفیل سے میری اجداد، میرے والدین، میرے عزیز و اقارب، اور محبین و متوسلین، اور خود میری ذات کی مغفرت فرما کر اپنی خوشنودی عطا فرما دے، مولیٰ تو ہمارا رب ہے تیرے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے مولیٰ کریم صرف ایک تیرا سہارا ہے تو ہمیں اپنی اور اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرما دے اور ہمیشہ کار خیر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم آمین یاربّ العالمین۔

اگر مناسب سمجھے تو مجھ ناچیز ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری کیلئے مغفرت صحت عافیت اور تندرستی کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں جو اس وقت سخت بیمار ہے یہ سادات مکن پور شریف کے گھروں میں امام جعفر الصادق کے ایصال و فاتحہ کا مروج طریقہ ہے۔

❑❑❑

منقبت

امین صدق بیحد ہیں امام جعفر صادق
وقار آل احمد ﷺ ہیں امام جعفر صادق

ہمیں یہ جھوٹی شہرت جھوٹی عزت کیا لبھائیگی
ہمارے دل کا مقصد ہیں امام جعفر صادق

بلائیں واقعی یہ سوچ کر ہیں دور دور ہم سے
بلاؤں کا حسیں رد ہیں امام جعفر صادق

ہیں اپنے وقت کے سب حبرِ امت حاضرِ خدمت
وہ دیکھو زیب مسند ہیں امام جعفر صادق

کہ جس پر آسمان علم و حکمت رشک کرتا ہے
امامت کا وہ گنبد ہیں امام جعفر صادق

ہمیں مصباؔح دنیا اپنی پلکوں پر بٹھاتی ہیں
ہمارے جد امجد ہیں امام جعفر صادق

از: خواجہ سید مصباح المراد جعفری مداری

سلسلہ عالیہ مداریہ کی تفصیلات جاننے کے لیے ان ویب سائٹس پر وزٹ کریں

Syed Zafar Mujeeb Madari Official
Dargah Zinda Shah Madar Makanpur
www.qutbulmadar.org